Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/ S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A II Sem, Paper 07th
7. Title/Heading of e-content : HAZRAT UMAR KA DOUR-E-KHILAFAT
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

04.08.2020

حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت کے چند اہم واقعات

M. A. II Sem. Paper, 7th

خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ ایک جلیل القدر صحابیٔ رسولؐ تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وصال فرمانے کے بعد آپ مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اسلام کی ابتدا میں وہ اسلام کے سخت مخالف اور شمعِ رسالتؐ کے جانی دشمن تھے مگر اپنی ہمشیرہ فاطمہ اور بہنوئی سے قرآن پاک کی تلاوت سن کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ ان کی اس سعادت کا سبب نبی کریمؐ کی وہ دعا تھی جو آپؐ نے حضرت عمرؓ کے حق میں کی تھی۔

حضرت عمرؓ شجاعت، صداقت اور انصاف و ریاضت کے بہترین نمونہ تھے۔ حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمانوں کے ہمت و حوصلے میں اضافہ ہوا۔ جو لوگ پہاڑوں اور غاروں میں چھپ کر اللہ عزوجل کی عبادت کرتے تھے وہ مسلمان حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد بے خوف ہو کر عرب کے ریگستانوں، محلوں اور شہروں تک میں پھیل گئے اور دینِ اسلام کی نشر و اشاعت کرنے لگے۔

جب حضرت عمر فاروقؓ مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو ان کی ذاتِ محترم سے مختلف واقعات سرزد ہوئے۔ ان میں سے چند اہم واقعات پیش کیے جاتے ہیں:

ایک بار کسی جنگ میں بہت سا مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اس میں کچھ چادریں بھی تھیں۔ تمام سامان لوگوں کے درمیان تقسیم کیا گیا۔ چادریں بھی برابر تقسیم کی گئیں مگر وہ اس قدر نہ تھیں کہ کوئی شخص تہبند بنا سکے۔ حضرت عمرؓ

کو پوری تہبند باندھے دیکھ کر ایک شخص معترض ہوا۔ آپ آمد بردہ ہوگئے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ نے بتایا کہ انہوں نے اپنے حصے کی چادر آپ کو دے دی تھی اس لئے آپ کے جسم مبارک پر پورا تہبند نظر آ رہا ہے۔ مجمع یہ سن کر معترض پر برہم ہو گیا مگر حضرت عمر فاروقؓ نے اسے معاف کر دیا۔

ایک بار حضرت عمرؓ کے صاحبزادے کو کسی لڑکے نے ماں کی گالی دے دی۔ آپ کے صاحبزادے غصہ و جلال کی حالت میں دربار عمرؓ میں حاضر ہوئے اور شکایت کی۔ فاروق اعظمؓ نے کہا کہ اگر ہو سکے تو اس کو معاف کر دو یا اتنی ہی گالی تم بھی دے دو۔ بدلہ وصول ہو جائے گا۔

اپنے عہد خلافت میں حضرت عمرؓ کا یہ معمول تھا کہ روزانہ شب میں شہر کی گشت لگایا کرتے تھے۔ ایک بار خوفناک اور تاریک رات میں وہ ایک مکان کے قریب سے گزرے تو کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ آپ اس دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ ایک شخص باہر آتا ہے۔ آپ اس سے دریافت کرتے ہیں اور وہ جواب دیتا ہے کہ اے نیک انسان جس عورت کے کراہنے کی آپ نے آواز سنی وہ میری بیوی ہے اور وہ درد زہ میں مبتلا ہے اور آج کی رات اسے ولادت ہونے والی ہے۔ چاہیے تھا کہ کوئی خاتون اس کی مددگار ہوتی اور اسے اچھی غذا ملتی لیکن میں مفلوک الحال ہوں۔ اندھیری رات ہے اور غربت و افلاس کا سایہ ہے۔ خلیفہ تو اپنے محل میں آرام سے سو گئے ہوں گے۔ انہیں عوام کی کیا فکر ؟ کون کس حال میں ہے کون زندہ ہے کون مر گیا۔ جب اپنے خلاف یہ سب باتیں فاروق اعظمؓ نے سنیں تو وہ غصہ ہونے کے بجائے مسکرا دیے۔

اور انہوں نے اس شخص کو تسلی دی اور اپنے گھر آئے اور اس
شخص کی اہلیہ کی تیمارداری کے لئے اپنی اہلیہ کو ساتھ لیا اور
اور کچھ غلہ اپنے سر پر رکھا اور اس شخص کے گھر پہنچے
رات بھر جاگ کر آپ کی اہلیہ محترمہ نے اس حاملہ عورت
کی تیمارداری کی اور آپ نے اس شخص کی صبح صادق تک دلجوئی
کی۔ وہ شخص صاحب اولاد ہو گیا جب صبح ہو گئی اور آپ جانے
لگے تو اس شخص نے دریافت کیا اے نیک شخص، فرشتہ
صفت انسان آپ نے اپنے متعلق کچھ نہیں بتایا کہ آپ کون
ہیں۔ حضرت عمرؓ نے مسکرا کر جواب دیا کہ میں ہی خلیفہ
وقت عمر فاروقؓ ہوں۔ یہ سن کر وہ شخص قدموں پر گر
پڑا اور رونے لگا۔ حضرت عمرؓ نے اسے اٹھا کر گلے سے لگا لیا۔

حضرت عمرؓ ایک بار وادی تہامہ سے گزر رہے تھے
کہ اچانک رونے لگے۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ اسی
وادی تہامہ میں میرے والد نے مجھے پانچ اونٹوں کو سیدھا
کھڑا کرنے کا حکم دیا۔ میں ایک کو سیدھا کھڑا کرتا تو دوسرا
ٹیڑھا کھڑا ہو جاتا تھا۔ میرے والد نے خفا ہو کر مجھ سے کہا تھا کہ
تم کیسے عرب ہو کہ تم سے پانچ اونٹ بھی سیدھے کھڑے نہیں
ہوتے۔ حضرت عمرؓ نے روتے ہوئے فرمایا کہ ایک وہ وقت
تھا کہ عمر سے پانچ اونٹ بھی سیدھے کھڑے نہیں ہوتے تھے اور
آج وہی عمر ۲۳ لاکھ مربع میل یعنی آدھی دنیا کا حاکم ہے
اور یہ میرے رسول ﷺ کا صدقہ نہیں تو اور کیا ہے۔

حضرت عمرؓ کے دور خلافت کا یہ واقعہ بڑا اہم ہے
کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ نے حضرت عمرؓ کو یروشلم

آنے کی دعوت دی۔ حضرت عمرؓ اپنے ایک غلام اور ایک اونٹنی
کے ساتھ یروشلم کے لئے روانہ ہوئے اور کبھی وہ اونٹنی پر بیٹھتے
اور غلام رسی پکڑ کر پیدل چلتا اور کبھی غلام اونٹنی پر سوار ہوتا
تو کبھی ۲۳ لاکھ مربع میل کا حاکم اونٹنی کی رسی پکڑ کر پیدل
چلتا۔ اسلامی مساوات کا اس سے بہتر اور خوبصورت نمونہ
دنیا آج تک پیش نہیں کر سکی۔ جب یروشلم کے حدود میں
داخل ہونے کا وقت آیا تو غلام کے بیٹھنے کی باری تھی اور اس نے
گزارش بھی کی کہ آقا آپ بیٹھ جائیں یروشلم کا علاقہ شروع
ہونے والا ہے۔ لوگ کیا کہیں گے مگر آپ نے فرمایا تم بیٹھے رہو۔
یہ حضرت عمرؓ کا عدل و انصاف تھا۔ جب یروشلم کے اندر داخل
ہوئے تو وہاں کے لوگ کہنے لگے کہ یہ کالا کلوٹا حبشی شخص جو کہ
پیوند لگی معرفے ہیں کیا یہی مسلمانوں کا حاکم ہے۔ اس سے کہیں
بہتر اور خوبصورت اس کا غلام ہے جو اونٹ کی رسی پکڑ کر پیدل
چل رہا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ جو شخص اونٹ کی رسی پکڑے
پیدل آ رہے ہیں وہ مسلمانوں کے حاکم حضرت عمرؓ ہیں اور اونٹنی
پر سوار شخص ان کا غلام ہے۔ کیا دنیا آج تک حضرت عمرؓ
کے عدل کی ایسی نظیر پیش کر سکی اور جب مقام جابیہ پر
پہنچے تو حضرت ابو عبیدہ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر روتے
ہوئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ جب ہم کفر و الحاد کے اندھیروں میں گم تھے
تو ذلت و رسوائی کے گڑھے میں گرے پڑے تھے لیکن جب سے آقا
و مولیٰ سرور کونین ﷺ کی ہم پر نگاہِ شفقت پڑی تو عزت و طاقت
سے اللہ عزوجل نے نواز دیا اور آج ہم مسلمان آدھی دنیا فتح کر چکے
ہیں اور یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا احسان اور صدقہ نہیں تو اور کیا ہے۔

حضرت عمرؓ اپنے زمانۂ خلافت میں ایک شب گشت لگا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ان کا غلام اسلم بھی تھا۔ انہوں نے دیکھا ایک گھر سے دھواں نکل رہا ہے۔ انہوں نے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایک غریب عورت کے یہاں تین دنوں سے فاقہ ہے اور اس کے بچے رو رو کر نڈھال ہو چکے ہیں۔ وہ عورت آگ پر پانی چڑھا کر اس میں پتھر ڈال دیتی ہے اور ان کو صبر و تسلی دیتی رہتی ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کا کلیجہ پھٹ پڑا۔ وہ بیت المال جاتے ہیں۔ آٹے کی بوری، گھی اور دیگر ضروری سامان لے کر جب چلنے لگے ہیں ان کے غلام اسلم نے کہا کہ آقا یہ سامان میرے کندھوں پر ڈال دیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کیا حساب و کتاب کے دن میرے گناہوں کا بوجھ بھی تم اٹھا سکو گے۔ حضرت عمرؓ اس خاتون کے گھر پہنچے اور کھانا بنانے میں مدد کرنے لگے۔ جب آگ بجھنے لگی تو پھونک لگاتے جس سے داڑھی مبارک میں دھواں بھر جاتا اور باہر نکلتا۔ کھانا تیار ہونے کے بعد آپ نے بچوں کو جگایا اور کھانا کھلانے لگے اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے بل چل کر بکری کی نقل کرنے لگے تاکہ بچے کھانے کے لئے جس قدر روئے ہیں اسی قدر ہنس دیں۔ اس خاتون نے حضرت عمرؓ کو دعائیں دیں اور کہا کہ میں عمرؓ کی جان کو کوس رہی ہوں۔ امیر المومنین ہو کر انہوں نے ہماری دستگیری نہیں کی۔ حشر کے دن میرا ہاتھ ہوگا اور ان کا دامن ہوگا۔ میں عمرؓ کو نہیں چھوڑوں گی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ تڑپ اٹھے۔ انہوں نے کہا بہن تیرا گناہگار عمر سامنے کھڑا ہے۔ اسے جو سزا دینا ہے اس دنیا میں دے دے خدا کے لئے آخرت میں مجھے معاف کر دینا۔

ایک بار حضرت عمرؓ صدقے کے اونٹوں میں تارکول لگا رہے تھے۔ اس طرف سے حضرت عبد الرحمن بن عوف کا گزر ہوا۔ انہوں نے کہا یا امیر المومنین اس کام کے لئے کسی غلام کو کہہ دیا ہوتا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ مجھ سے بہتر غلام کون ہو سکتا ہے۔

حضرت عمرؓ بن خطاب کے عہد خلافت کے واقعات بے شمار ہیں۔ آپ امیر المومنین ہیں۔ مسلمانوں کے حکمراں ہیں مگر ایک معمولی جھونپڑی میں رہتے تھے اور آپ کا دربار مسجد نبوی ﷺ کی زمین مبارک اور تخت طاؤس ایک ٹوٹی پھوٹی چٹائی تھی جسے دیکھ کر قیصر و کسریٰ کے کنگورے بھی ہل گئے تھے۔

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S.Sinha College
Aurangabad

Course: M.A II Sem Paper 7th

Title/Heading of E-content: HAZRAT UMAR KA DAUR-E-KHILAFAT

Whatsapp No. 9431632576